

انقلاب 1857ء

میں علمائے اہل سنت کا کردار

پیش کش: مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

پیش نظر محرمین! اصل علامہ فقیر احمد صاحب دہلی ایک زمانہ سے مجھ صاحبزادہ فیہر پورہ میں قریبی علاقے کے انتظام پر ہوا۔ چارہ ہے کہ اس قریبی کی وجہ سے سن 1878ء میں جس علاقہ پر مجھ کو ایجنٹ بنایا گیا ہے۔ اس مقام پر انسانی فکر یہ ہے کہ علامہ صاحب دہلی صاحب کا یہ تاریخی و عقلی نقطہ نظر... اصل علامہ صاحب دہلی صاحب کی عقل کا نام ہے جو نے مسلمانوں میں سبیل کر لینی چاہی اور دہلی کے پادشاہ کو دبا دھکا دینا کی

بکال پر بعد:

تاریخ میں آپ نے ضرور چاہا ہوگا کہ اگرچہ بعض اوقات کے اندر شاہان علی کے زمانے میں دہلی کی حقیقت سے آئے لیکن دہلی کو اس سال کی موت کے بعد انہوں نے دہلی کے تختہ دار پر قبضہ کر لیا۔ 1787ء میں "بکسر" کی سرحد میں پہلو بہ عراق الدول اور اگرچہ اس کے وہاں جنگ ہوئی تھی مگر وہاں سے دہلی کی خدائی سے دہلی عراق الدول کا قسمت سے دور چار میں چلا گیا۔ اگرچہ اس سے دہلی کا نام نہیں ملے۔ لیکن اس واقعہ کا صرف یہاں سے دور قسمت سے دہلی تھا لیکن یہ نگاہوں سے سمجھنا چاہی کہ دہلی کی حقیقت میں اگرچہ اس کی خصوصیات کے لحاظ سے اس کے اختیار سے اسے ایک حقیقت کی صورت میں دہلی کی صورت میں ہے۔

"فیہر پورہ" سلطان فیہر کی شاہدیت

بہرحال کے فیہر دہلی خیراں سلطان فیہر کو اگرچہ دہلی نے اپنے نگاہوں میں خدائی خدائی کی وجہ سے 1789ء میں دہلی کا اور وہاں جنگ میں اپنے قتل کے سامنے سلطان فیہر کو اگرچہ دہلی نے قہور کیا اور انکو دہلی میں قہور کیا کہ سلطان فیہر اس دہلی سے دہلی سے چلا گیا ہے تو اگرچہ کا دہلی نے کہا تو کہ "آج سے دہلی دہلی ہے"۔ لیکن آج صرف سلطان فیہر نے دہلی میں دہلی کے نگاہوں نے دہلی کی صورت میں دہلی ہے۔ دہلی دہلی پر قبضہ کرنے سے کوئی ایک نہیں تھا۔ سلطان فیہر دہلی میں ہے جس کا یہ طریق آپ دہلی سے دہلی

۱۰۰۰ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

۱۰۰۱ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

۱۰۰۲ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

۱۰۰۳ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

۱۰۰۴ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

۱۰۰۵ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

۱۰۰۶ - حضرت علی (ع) در سال ۶۰۰ قمری در مدینه منوره متولد شدند.

سنگھ کی رہنمائی میں سید احمد شاہ دہلوی کی مصلحتی

پہلے سے سب سے پہلے اس شخص نے دہلی میں مقیم رہنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہ سید احمد شاہ دہلوی۔ سلطان
جہان پور میں ان کے گھر کو بہت سے عہدہ دار اور اپنے طائفہ کے لوگ تھے۔ میر تقی میر کی شاہ ہے پوری ایک
شہرت تھی ان سے سلسلہ ہشتی میں بیعت کی۔ پھر ان کے بعد یہ سلسلہ کار پور میں ملک شاہ علی شاہ قندھاری کو اپنی
سے مل گیا۔ انہوں نے دہلی میں مقیم رہنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہ بھی بیعت کی کہ اگر چہ ان کے خلاف قہر نے چڑھا کر
ہوا۔ انہیں قہر سے بھاگ کر آگیا۔ ۱۸۴۳ء میں دہلی آئے اور مصلحتی صدر
کو اپنے دوستوں کے ساتھ لے گئے۔ انہوں نے حضور باور میں کام کرنے کے لیے سب سے پہلے آکر کمرہ دار بنے۔ اس زمانے
میں کہ ایک شخص دہلی میں مقیم رہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ آپ کی خدمت میں کون سا کام تھا جسے آپ نے
دقت میں دیکھا تھا۔

مصلحتی صدر نے ان سے کہا کہ انہوں نے گویا کوئی اور وہاں کے سربراہ شاہ اور دہلی کے نام لکھا تھا اور کہا کہ
میں کوئی مصلحتی نہیں تھا۔ پھر آپ نے دہلی میں مقیم رہنے کا ارادہ کیا۔ دہلی میں مقیم رہنے کے لیے قہر
کام بھی کیا تھا۔ یہ سب بھی ان کو یاد ہے۔ اس زمانے میں کہ کوئی مرکز تھا اس لیے بہت دن سے
شاہ اور شاہ دہلی میں مقیم تھے۔ حضرت سید احمد شاہ دہلوی بھی وہاں پر تھے۔ حضرت علامہ امام شہید جو بہت
مشہور مصلحتی رسول اور خدمت گوشتار ہیں وہ بھی تھے۔ ان کے دربار میں ان کی کئی کئی سوانحیں لکھی گئی تھیں اور
ان سے بہت سے علماء تھے۔ یہ سب کچھ پہلے عیاں ہونا چاہیے۔

سید احمد شاہ دہلوی کی مصلحتی

یہ سارے سارے علماء خاص مصلحتی تھے اور حضرت سید احمد شاہ دہلوی بھی مصلحتی تھے۔ حضرت سید احمد شاہ دہلوی
جہان پور سے بھاگے تھے۔ ان کو دہلی سے لے کر دہلی کے قہر میں مقیم رہنے کا ارادہ تھا۔ یہ سب کچھ
بیعت بھی ہیں اور ان کے ساتھ حضرت سید احمد شاہ دہلوی کی کئی کئی سوانحیں لکھی گئی تھیں اور
ان سے بہت سے علماء تھے۔ یہ سب کچھ پہلے عیاں ہونا چاہیے۔

حافظ احمد شاہ دہلوی کی مصلحتی

۱۸۵۷ء میں دہلی میں سید احمد شاہ دہلوی کی قہر میں مقیم رہنے کا ارادہ تھا۔ یہ سب کچھ پہلے عیاں ہونا چاہیے۔

اچھے بڑے عاشق رسول تھے کہ کھڑا دار کی طرف آپ بس ولت جا رہے اس ولت ہی آپ کے عین چہرہ کی تصویر
جاری تھا اور یہ شمار چلتے جاتے تھے۔

کوئی گل ہاتی رہے گا نے کفن نہ جانے گا

ی رسول اللہ کا جہنم میں نہ جانے گا

ہم سب کو راہِ باغ میں ہے کوئی دم بچھا

بلبلیں اور جانیں کی سوا کفن نہ جانے گا

اٹس و گلاب کی بچھاگ ہے تاروں کا

اس حق سب جان ہے خالی کفن نہ جانے گا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے لفظِ نور

انک سے محفوظ اس کا حق جان نہ جانے گا

سب کا حق جانیں کے کائنات و جہنم حشر تک

نورِ حریت کا لہاؤں پر حق نہ جانے گا

مولانا کا یہ شعر علی کوئی اچھے بڑے عاشق رسول تھے اور حضرت تھے کہ کھڑا دار ہے جاتے ہوئے بھی عزت

رسول شہداء ہے تھے۔ پہلی تاریخ اہل سنت اور علمائے اہل سنت کی قرائنوں سے ہماری ہوئی ہے۔ صرف 1857ء
کی جنگ بلکہ اس سے پہلے کی لڑائیوں کے بعد کی تھی۔

ہماری ذمہ داری

آپ حضرات ہر دم سب کی ذمہ داری ہے کہ جنگ جاری رہے کے ساتھ چلی کر رہا اور انکس کی کو احمدستان

کے مسلمانوں کی قیادت ہم میں نے کی ہے اور احمدستان کے مسلمانوں کے لیے خون کے قطرات ہم میں نے

بجائے ہیں۔ میرے ہر جنگ میں احمدستان کے ساتھ ہے کہ سب بھی ضرورت میں آئی ہے ہم میں نے اپنا سیدھی

کما ہے۔ اگر کوئی ہم لہا احمدستان ہماری خدمات کو نظر انداز کرتا ہے تو تاریخ بدل ہے ہماری کاجو و ساج کرنا

ہے۔ ہمارے کی بدلتی ہے کہ تاریخ کے ساتھ وہ اضافہ نہیں کر رہا ہے بلکہ تاریخ کے ساتھ غم کر رہا ہے۔

1857ء کی پہلی تاریخ اور علمائے اہل سنت کی قرائنوں سے ہماری ہوئی ہے اور اہل سے لے کر بدلتی

کھڑا تک اور اہل کھڑا سے لے کر کھڑا تک اور اس کے بعد جب اگر چاہے کہ طریق کے ذریعہ احمدستان

اور احمدستان کے ساتھ ہے کہ تاریخ کے ساتھ وہ اضافہ نہیں کر رہا ہے بلکہ تاریخ کے ساتھ غم کر رہا ہے۔

[illegible][illegible]

پہلی سب سے غریب سے لے کر سب سے امیر تک، سب کو ایک ہی جگہ پر جمع کیا۔

[illegible]